ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں :

سفرِ کابل اور بعض تبرکات

حیدرآباد سے ہم پانچ افراد راولپنڈی اور اسلام آباد ہوتے ہوئے پشاور پہنچے - حاجی علیم الدین صاحب ، احمد علی میمن صاحب ، ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب اور بچل شاہ صاحب ہم سفر تھے - جمعہ ۲۲ . اگست ۱۹۶۹ء کو قریب ۴ بجے سہ پہر میں افغان ایر لائن کا ڈکوٹا جہاز ملا - اس کا کرایہ پشاور سے کابل کا ۷۳ روپے تھا اور واپسی کا ۱۳۹ روپے تھا - لیکن اگر ایک ہفتے میں واپسی ہو جائے تو وہاں سے ۹۷ روپے ہوتا تھا - قریب ۴۰ منٹ میں سفر طے ہوا - کابل میں جمیل ہوٹل میں قیام کیا - اس زمانے میں پاکستانی ایک روپے کے دس افغانی روپے ملا کرتے تھے لیکن ہم لوگ جب وہاں پہنچے تو ساڑھے آٹھ روپے افغانی ملے بلکہ جشنِ کابل کے موقع پر (جو ۲۳ اگست سے دس دن تک منایا جاتا تھا) ساڑھے سات افغانی ہو گئے -

کابل میں پرانا قبرستان شہر سے قریب ۳ میل کے فاصلے پر ہے - وہاں دو صحابیوں کے مزار ہیں - یعنی حضرت تمیم عدوی رضی اللہ عنہ اور حضرت جبیر انصاری رضی اللہ عنہ - دونوں مزار ساتھ ساتھ ہیں اور ہلکے سبز سنگ مرمر کے بنے ہوئے ہیں -اس زمانے میں ظاہر شاہ حکمران تھے - ان کے والد نادر شاہ نے وہ مزار تعمیر کرائے تھے - کہا جاتا ہے کہ ۴۴ ھ میں یہ دونوں صحابی وہاں تبلیغ کے لیے تشریف لائے تھے اور شہید ہو گئے تھے -جمیل ہوٹل سے جہاں ہم لوگ ٹھہرے تھے ، قریب دو فرلانگ پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پوتے لیث بن قیسؓ کا مزار ہے - کوئی کہتا ہے کہ یہ ان کے پوتے نہیں ، بلکہ افغانوں (یا پٹھانوں) کے جدِّ اعلیٰ تھے جو وہاں پہلے مسلمان ہوئے تھے اور ۸۱ ھ میں شہید ہوئے تھے - ان کو یہاں " فاتحِ ثانی " اور " شاہِ دو شمشیر " کہا جاتا ہے کہ وہ دونوں ہاتھوں میں تلوار لے کر کفار سے جہاد کرتے رہے ، پھر شہید ہوئے - حضرت عاشقین یا عارفین دو بزرگوں کے مزار بھی کچھ فاصلے پر ہیں - کہا جاتا ہے کہ یہ دونوں بزرگ قادری سلسلے کے تھے - محلہ سیاہ سنگ میں حضرت عزت اللہ مجددی علیہ الرحمہ کا مزار ہے یہ حضرت خواجہ محمد معصوم ثانی علیہ الرحمہ کے صاحبزادے ہیں - دو شنبہ ۱۲ . ربیع الاول ۱۴۱۶ ھ کو ان کا وصال ہوا تھا - ان کا سجع تھا :- ع یا مجدد ، عزت اللہ از تو عزت یافتہ - کابل ندی بیچ شہر سے شروع ہوتی ہے - اس کے کنارے پر تیمور کے خاندان والوں کے مزارات ہیں - اور ایک احاطے میں ہیں جو بالکل ہمایوں کے مقبرے کی طرح ہے - ایک دن بابر بادشاہ کے مزار کی طرف سے بڑی کشش ہوئی - شہر سے دو میل پر ہے - ظاہر شاہ نے اسے سنگِ سرخ سے بنوایا تھا - بابر کا انتقال آگرے میں ہوا تھا لیکن پھر انھیں کابل میں دفن کیا گیا - ان کے مزار پر بہت سکون

حاصل ہوا - ایک اور بزرگ میر سبحان شاہؒ تھے جن کا مزار صحابیوں کے مزار کے راستے پر ہے - بہت خوبصورت بنا ہوا تھا -

شہر میں ایک بازار کو شور بازار کہتے ہیں - حضرت نورالمشائخ پہلے وہیں رہتے تھے اس لیے ان کو ملا شور بازار کہتے تھے - ان کے صاحبزادے ضیاء المشائخ مجددی نقشبندی مدظلہ اس وقت شہر کے قریب ۳ میل پر قلعہ جواد میں رہتے تھے - راستے میں جمال الدین افغانیؒ کا مزار ہے - ضیاء المشائخ صاحب کی مجلس میں بکثرت لوگ ہوتے تھے - کسی سے عربی میں، کسی سے فارسی میں، کسی سے پشتو میں اور کسی سے اردو میں بلا تکلف گفتگو فرماتے تھے اور مختلف زبانوں کے اشعار بھی پڑھتے جاتے تھے - انھوں نے ہم لوگوں کی پر تکلف دعوت کی - قندہار سے مولانا نصر اللہ اور میرپورخاص سے مولانا محمد اسحاق جان صاحب بھی اس وقت مزار پر تشریف لے آئے تھے - ضیاء المشائخ صاحب کے کتب خانے میں قریب ساڑھے تین ہزار قلمی کتابیں ہیں جن میں سے بعض نوادرات ہیں - ان کے یہاں قریب ایک سو آدمی دونوں وقت کھانا کھاتے تھے - وہیں ان کے والد صاحب اور بعض عزیزوں کے مزارات ہیں-

شہر سے قریب ۱۳ - ۱۴ میل کے فاصلے پر پغمان ہے - اس کے راستے میں حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ محمد مسافر علیہ الرحمہ کا مزار ہے - پغمان بہت خوبصورت جگہ ہے دو جھیلیں ہیں - سبزہ زار اور گلزار ہر طرف ہے - وہاں ایک بنگلے میں مولانا عبدالسلام مجددی صاحب قیام فرماتے تھے - انھوں نے بھی ہم لوگوں کی پر تکلف دعوت کی - پغمان کے قریب قرغہ بھی بہت خوبصورت جگہ ہے - وہاں عموماً نقشبندی سلسلے کے لوگ ہیں - قادری سلسلے کے کم ہیں -لیکن عام حضرات بھی بہت بااخلاق ہیں اور اکثر و بیشتر نمازی ہیں - وہاں کسی عالم سے ملنے جاتے تو سلام و دعا کے بعد وہ حضرت مجددِ الفِ ثانی قدس سرہ کے مکتوبات میں سے کچھ حصہ پڑھ کر سناتے ، اس کی تشریح کرتے ، دعا کرتے اور پھر خاطر مدارات کرتے تھے - روس سے قریب ہونے کی وجہ سے وہاں کے کچھ اثرات پائے جانے لگے تھے - لیکن عموماً دینی جذبہ پایا جاتا تھا - اور مسجدیں آباد تھیں - روس کے تعاون سے میڈیکل کالج ، انجینیرنگ کالج وغیرہ بھی قائم تھے - ان میں باہر کے ملکوں کے طلبہ بھی داخل تھے - شہر میں روس کا قائم کردہ بہت بڑا روٹی پلانٹ بھی تھا کپڑے کی ایک ہی مل تھی - زیادہ تر کپڑا پاکستان سے پہنچتا تھا - بازار میں سکھوں کی دکانیں بہت تھیں - لیکن وہ لوگ وہاں عموماً کمزور نظر آتے تھے - کتابوں کی دکانوں میں زیادہ تر نول کشور وغیرہ کی ہندوستانی مطبوعات تھیں - پاکستانی کتابیں بھی تھیں - کہیں کہیں قلمی کتابیں بھی تھیں جن کی قیمت ہمارے اندازے سے بہت زیادہ تھی - سیدھی سادی فارسی بولی جاتی تھی لیکن اس میں اخلاق کی شیرینی بہت تھی- کسی دکان پر ہم لوگ جاتے تو کثرت سے لوگ جمع ہو جاتے -

راقم الحروف نے تاریخ بہرام شاہ غزنوی (انگریزی) ظاہر شاہ کے کتب خانے کے لیے پیش کی تو وہاں کے مہتمم نے میرا پاسپورٹ طلب کیا - اور اپنے دفتر میں اس کا اندراج کیا - پھر میں پروفیسر حبیبی سے ملا - ان کو بھی اس تاریخ کا ایک نسخہ پیش کیا وہ اچھل پڑے اور کہنے لگے کہ آپ نے وہاں بیٹھ کر ایسی کتاب لکھی اور ہم لوگ غزنیں سے قریب ہو کر بھی ابھی تک نہ لکھ سکے - حبیبی صاحب میرے دیرینہ کرم فرما تھے ایک مرتبہ لاہور سے وہ کراچی جا رہے تھے - میں حیدرآباد آ رہا تھا - تو وہ میرے ڈبے میں آ گئے - دیر تک کتابوں کے متعلق باتیں ہوتی رہیں - میں نے اپنی بساط کے مطابق نواب حبیب الرحمن خاں شروانی صاحب کی لائبریری کے بعض قلمی نسخوں کا ذکر کیا تو انھیں حیرت بھی ہوئی اور خوشی بھی -

مولانا ضیاء المشائخ (۱) ایک مرتبہ حیدرآباد بھی تشریف لائے تھے اور اس سے بہت پہلے، حج کے ایک سفر میں ہوائی جہاز میں ان کی معیت کی سعادت بھی اس عاجز کو حاصل ہوئی تھی، بڑی شفقت فرماتے تھے - ان کے کتب خانے سے دو نادر کتابیں حاصل ہوئیں ایک تو حضرت مروج الشریعت محمد عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۸۳ ھ) ابن حضرت محمد معصوم سرہندی قدس سرہ (م ۱۰۷۹ ھ) کے مکتوبات ہیں جو انھوں نے اورنگ زیب عالمگیرؒ اور ان کے امراء و علماء وغیرہ کو لکھے تھے، اور دوسری کتاب ایک رسالہ "مشائخِ طرقِ اربعہ" ہے جو حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کی ایک بیاض سے حضرت مجددِ الفِ ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ نے نقل فرمایا تھا -

حضرت مُروّج الشریعت محمد عبیداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے یہ مکتوبات ان کے صاحبزادے تاج الدین ابوالحسن محمد ہادی علیہ الرحمہ نے جمع کیے تھے اور ان کا تاریخی نام "خزینۃ المعارف" (۱۰۹۴ ھ) رکھا تھا - اس میں ۱۵۶ مکتوبات ہیں اور مکتوب الیہم یہ ہیں :- پدرِ بزرگوارؒ - برادر خواجہ سیف الدینؒ - مولانا بدرالدین سلطان پوری - محمد حنیف کابلی - عبدالصمد کابلی - مولانا ابوالقاسم لاہوری ملا حسن علی پشاوری - بادشاہ اورنگ زیبؒ - مولانا فصیح الدین - شیخ محمد اسمٰعیل - مخدوم زادہ خواجہ محمد پارسا - شیخ عبدالکریم کابلی - خواجہ محمد غنی - خواجہ محمد بقا - حاجی حبیب اللہ بخاری - شیخ علیم جلال آبادی - مخدوم زادہ خواجہ محمد سالم - خواجہ عثمان کولابی - محمد سرور - خواجہ محمد افضل - جملۃ الملکی جعفر خاں - حاجی محمد معقول - شیخ بایزید سہارنپوری - حافظ عبدالعزیز لاہوری - مخدوم زادہ خواجہ سعد الدین - خواجہ بدر - حافظ صبور - فتاء خان - صوفی محمود کشمیری - میر محمد اسحاق - (مکرم خان) خواجہ عبدالآخر کابلی - جان محمد و شاہ محمد سلطان پوری - سید ابوالمعالی - مرزا محمد عادل بیگ و سلطان فتح اللہ - میر محمد یحییٰ کابلی - عبدالواحد قیام خانی - خواجہ احمد بخاری - شیخ فقیر اللہ بنگالی - میر محمد امین - خواجہ محمد یحییٰ - شیخ نور محمد - شیخ عبدالاحد - حافظ محمد صادق - مبارز خاں -

محمد خان برکی بخاری - شیخ عبدالرحمٰن گجراتی - خواجہ ولی- محمد میرک بدخشی - شاہ زادہ (؟) - خواجہ محمد نقشبند ثانیؒ - شیخ عبدالسّلام - شیخ خلیل اللہ - ابوالمظفر برہان پوری - محمد ہادی (جامعِ مکتوبات) وغیرہ - شریعت اور معرفت کے مسائل کے علاوہ یہ مکتوبات ، تاریخ کے طالب علم کے لیے بھی بہت اہم ہیں - بادشاہ اورنگ زیبؒ کے نام نو مکتوبات ہیں جن میں سے دو (۱۱ ، ۶۹) عربی میں ہیں ، بقیہ سات مکتوبات عربی اور فارسی دونوں (مخلوط) میں ہیں اور ان کی اسلامی حکومت کی تعریف ہے - طوالت کے خوف سے بعض مکتوبات کی نقل یہاں مناسب نہیں - لیکن اس رسالے کو من و عن پیش کیا جاتا ہے جس میں حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کے طُرُق کی تفصیل ہے:-

رسالۂ مشائخِ طُرقِ اربعہ جو حضرت مجدّد الفِ ثانی قدس سرہ نے حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کی ایک بیاض سے نقل فرمایا تھا اور وہ کابل میں حضرت نورالمشائخ علیہ الرحمہ کے کتب خانے میں محفوظ تھا -

انتسابِ این داعیِ کمینہ محمد الباقی بایں خانوادۂ عالیہ چنان است کہ ایں کمینہ خرقہ پوشیدہ و مصافحہ کردہ و اجازۂ تامّۂ عامہ و ارشاد یافتہ از حضرت مرشد علی الاطلاق و غوث الآفاق فی المشارق و المغارب بالاستحقاق مخدومی و سیدی خواجہ امُکنَ قدس سرہ و ایشاں از دو جا اجازہ و نسبت و ارشاد یافتہ اند - اوّلاً از والدِ خود حضرت قطب الاقطاب مولینا خواجگی کا سانی الدہبیدی قدس سرہ بعد ازاں از خلیفۃ الخلفائے ایشاں حضرت مولینا لطف اللہ قدس سرہ کہ ہم پیرہ نیز بودہ اند بحضرت مولینا خواجگی و حضرت مولینا لطف اللہ قدس سرہ از حضرت مولینا شاہ حسین مرغیناتیؒ کہ از خلفاء حضرت خواجہ احرارؒ اند - اوّلاً نسبت درست کردہ مجاز شدہ بودند - بعد از ایشاں بحضرت مولینا محمد قاضی پیوستہ از ایشاں نیز مجاز گشتہ اند - و بعد از ایشاں بحضرت مخدومی مولینا خواجگیؒ نیز بیعت کردہ اند - و خدمات و ایثار ہاے بے نہایت مالاً و نفساً بہ تقدیم رسانیدہ اند - پس ازاں جہت حضرت مولینا خواجگی قدس سرِہ ایشان را صدیقِ خلفا و قائم مقامِ مطلقِ خود خواندہ اند - پس معلوم شد کہ حضرت مولینا خواجگیؒ و حضرت مولینا لطف اللہؒ را انتساب و اجازہ ازمولینا محمد قاضی است وایشاں را از خواجہ احرارؒ است - اعنی حضرت ناصر الملّۃ والدین خواجہ عبیداللہ - و ایشاں را اجازہ و انتساب بحضرت مولینا یعقوب چرخیؒ است وایشاں را بخواجہ بہاء الحق والدینؒ النقشبندیہ است و ایشاں را بحضرت امیر کلالؒ وایشاں رابخواجہ باباے سماسیؒ وایشاں را بخواجہ علی عزیزانؒ رامیتنی وایشاں را بخواجہ محمود انجیر فغنویؒ است و ایشاں رابخواجہ عارف ریوگریؒ است وایشاں را بحضرت قطب الاقطاب خواجہ ، جہاں خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ وایشاں رابخواجہ یوسف ہمدانیؒ وایشاں را بخواجہ ابو علی فارمدی طوسیؒ وایشاں را بخواجہ ابوالقاسم گرگانیؒ وایشاں رابشیخ ابوالحسن خرقانیؒ وایشاں رابشیخ با یزید بسطامیؒ وایشاں را بہ امام جعفر صادقؒ - و امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ را دو نسبت

است - یکے بہ پدرِ بزرگوارِ خود امام محمد باقر رضی اللہ عنہ و ایشاں را بہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ وایشاں را بہ امام حسین رضی اللہ عنہ وایشاں را بہ پدرِ بزرگوارِ خود اسد اللہ الغالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ وایشاں نیز جامعِ دو نسبت اند - یکے از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے واسطہ و دوم بواسطۂ خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم - و ایں نسبتے کہ امام جعفرِ صادق را بہ آبائے گرامی است رضی اللہ تعالیٰ عنہم سلسلۃ الذہب می نامند لشرافت و نزاہت و لطافت و غیر ایں نسبت را سلسلۃ الفضۃ می گویند - و نسبتِ دیگر امام جعفر رضی اللہ عنہ بہ پدر مادر خود است قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم کہ از فقہائے سبعہ بودہ اندو ام کبائر ائمہ دین اند و ایشاں را بحضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ است - وایشاں را نیز دو نسبت است ، یکے از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلا واسطہ - و نسبتِ دیگر بواسطہ خلفائے اربعہ رضی اللہ عنہم - لیکن از ہر یکے از خلفاء نسبتے خاص یافتہ و در طریقِ ذکرِ خفیۂ قلبی و توجّہ و مراقبۂ باطن منسوب اند بحضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہ طریقِ خاصِ ایشاں بودہ حضرات خواجگان قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم ورزشِ ایں نسبت نمودہ اند بدانچہ منسوب بحضرت صدیقِ اکبر اند رضی اللہ عنہ -

مخفی نماند کہ خواجہ ابوالقاسم گرگانیؒ کہ پیرِ خواجہ ابو علی فارمدیؒ است ، ایشاں را نیز دو نسبت است ، یکے بہ شیخ ابوالحسن خرقانیؒ کہ مذکور شد و نسبت دیگر ایشاں بہ شیخ ابوعلی کاتبؒ است وایشاں را بہ شیخ ابو علی رودباریؒ وایشاں را بشیخ ابوعثمان مغربیؒ وایشاں را بہ سیدالطائفہ شیخ جنیدؒ است قدس سرہ - و شیخ ابوالحسن خرقانیؒ بہ سہ جا منسوب اند ، یکے بہ شیخ بایزید بسطامیؒ چناں کہ مذکور شد وایں بحسبِ روحانیت است و دیگر بہ شیخ ابوعلی رودباریؒ و شیخ ابوسعید ابوالخیرؒ وایں دو ہم بحسبِ روحانیت است وہم بحسبِ معنی - و شیخ بایزید بسطامیؒ را نسبت و بیعت بحضرت امام بحق ناطق جعفر صادق رضی اللہ عنہ چنانکہ امام غزالیؒ درکتاب طیب القلوبِ خود آوردہ اند کہ شیخ بایزیدؒ بہ امام جعفر رضی اللہ عنہ بیعت فرمودہ و دوام ذکر اللہ اللہ و شکرے شکرے گفتے تا آں کہ از دنیا رحلت فرمودہ -انتہی کلامہ - وہمچنیں است در کشف المحجوب شیخ علی عثمان جلابیؒ کہ معاصرِ شیخ ابوعلی فارمدی بودہ اند و در تذکرۂ عطار قدس سرہما-

پوشیدہ نماند کہ انتسابِ اجازتِ ایں کمینہ از طریقۂ جہریۂ یَتَوِیہ اوّلاً بار از حضرت قطب الاقطاب غوث الخلائق والطرائق حضرت قاسم شیخِ عالمیانؒ عالم الکبیر بنگتی (؟) است بعدہ از شیخ المشائخ فی العالم الاعلم الافخم سیّد طیب بلخی است ، بعد از ایشاں از برادرِ ایشاں اعنی السید السند العارف باللہ والغوث الاعظم الاعلم بلا اشتباہ سیدنا و مخدومنا و استاذنا سیّد عبداللہ البلخی مرۃً بعد اخریٰ و کرۃً بعد اخریٰ اجازت نامۂ عامّہ و لباسِ خرقہ مشرّف کردند و در ہمیں طریقہ از مشائخ کبارِ بسیار بہ اجازت و ارشاد موفق و مبشّر گردیدہ تحرزاً عن الاطناب مذکور نہ گردانید - پس معلوم باشد

که حضرت قاسم شیخ از طرقِ اربعۂ مشهوره مجاز بودند - لیکن روشِ طریقۂ ایشاں جہر بوده و دریں طریقه منسوب و مجاز اند - اوّلاً از روے معنی از حضرت شیخ خداے دادؒ و از روے صورت از دو خلیفۂ شیخ خداے دادؒ ، اوّل از خواجه مولینا نوریؒ که ہیجده سال در ملازمتِ ایشاں سلوک نموده مجاز شده اند و بعد ازاں از مشائخ طرقِ متعدده بعد از سیاحت و ملازمتِ مشائخ بحضرت مولینا ولی کوه دریؒ پیوسته اندو و ہیجده سال دیگر در خدمتِ ایشاں بوده بعد از وفاتِ ایشاں به مسندِ ارشاد نشسته اندو می فرمودند ، باآنکه به کبرِسن رسیده ام ، اگر دانم که کسے باشد که ازو فائده می تواں گرفت ، بقیۂ عمر بخدمتِ آن عزیز بسرمی بردم و غاشیۂ او بردوش کشیده در جلوے او می روم وایشاں یاد از کُبَراے متقدمین می دادند - هَنِیئاً لِمن رَاٰه و جالسَہٗ وصاحبَہٗ رضی الله عنه - و حضرت شیخ خداے دادؒ را نسبت به شیخ جمال الدینؒ شیخ جمال الدینؒ را نسبت به شیخ خادمؒ است - و حضرت مخدومی سید عبداللهؒ را مع برادر نسبت بزرگوار ایشاں است که اعلم علماے زماں و اکبر کُبَراے وقت بوده اند و مشهور اندر بقاضی صالح البلخی و حضرت مخدومی سید عبداللهؒ را از مشائخِ طرقِ متعدده نسبتها و اجازتها بسیار است لم نذکرہٗ تحرزاً عن التطویل - و حضرت شیخ محمد صالحؒ المشهور بقاضی والسیّد بشیخ علی شیخ است وایشاں را بشیخ علیؒ است (؟) وایشاں را به المن بابا است وبعضے به ایمن اتا گفته اندو ایشاں رابه صدراتا - وبعضے ایمن اتا رانسبت به شیخ جمال شاشیؒ داده اند - وصدراتا رابه زنگی اتا است و زنگی اتا رابه حکیم اتا - وحکیم اتا را به حضرت بُرہان المحقّقین خواجه احمد یسویؒ است وایشاں را به شیخ ابو یوسف ہمدانیؒ است و نسبتِ شیخ ابو یوسف ہمدانیؒ تا آخر مذکورشد - و خواجه احمد یسویؒ را دو نسبت دیگر است ، یکے به شیخ شہاب الدین سہروردیؒ و دیگر به ارسلان بابؒا وایشاں را نسبت به حضرت سلمانِ فارسی رضی الله عنه نیز داده - چنانچه خرقۂ امانتِ آنحضرت صلی الله علیه وسلّم را حضرت سلمان رضی الله عنه به ایشاں رسانیده اند و می تواند و بود که این نسبت ازراهِ معنی باشد برتقدیرِ صحت - امّا نسبتِ ایں کمینه در طریقۂ علیۂ کبرویۂ ہمدانیۂ فتحیه ازکبار مشائخ دراں طریق واقع شده خصوصاً از حضرت بُرہان المحقّقین و قطب العارفین و غوث السالکین شیخ صدر الملة والدّین البخاریؒ القراکولی است که مدت ده سال فی الخلوة والجلوة بالغدو والآمال والصحبه والسفر والحضر ملازمِ آستانِ عبودیت بوده بنظراتِ خاصه و لباسِ خرقه از شیخ ترسون المروی و شیخ نورالدین ابراہیم الخافیؒ که ہم پیره ہاے مخدومی الاعظم شیخ صدرالدینؒ بودند میسّر گردید - پس ایں ہر سه عزیز را نسبت حضرت مخدومی قطب الاقطاب الشیخ الشہیر اسامی مولینا محمد الجاجیؒ است وایشاں را نسبت بحضرت مخدومی الاعظم شیخ حاجی محمدؒ الخبوشانی است وایشاں را بحضرت شاه البیدواریؒ است وایشاں را انتساب به شیخ رشید البیدواریؒ است وایشاں را به امیر عبداللهؒ البرزس آبادی است وایشاں را به خواجه اسحاق ختلانیؒ وایشاں را به امیرکبیر امیر سید علی الهمدانیؒ است وایشاں را به شیخ محمود مزدقانیؒ

وایشاں را بہ شیخ علاء الدولہ سمنانیؒ وایشاں را بہ شیخ عبدالرحمان اسفرائیؒ وایشاں را بہ شیخ احمد الجرجانیؒ وایشاں را بہ شیخ علی لالامی غزنویؒ وایشاں را بہ شیخ مجدالدین بغدادیؒ وایشاں را بہ شیخ نجم الدین کبریؒ وایشاں را بہ شیخ عمار یاسرؒ وایشاں را بہ شیخ ابونجیب سہروردیؒ وایشاں را بہ شیخ احمد غزالیؒ وایشاں را دو نسبت است ، یکے بہ شیخ یوسف ہمدانیؒ و دیگرے بہ شیخ ابوبکر نساجؒ - و شیخ ابوبکر نساجؒ را بہ شیخ ابوالقاسم گرگانیؒ است وایشاں رانیز دو نسبت است چناں کہ ذکر شد ، یکے بہ شیخ ابوالحسن خرقانیؒ و دیگر بہ شیخ ابوعلی رودباریؒ وایشاں را شیخ ابوعثمان مغربیؒ وایشاں را بہ شیخ جنید بغدادیؒ وایشاں را بہ سری سقطیؒ وایشاں را بہ معروف کرخیؒ - وایشاں را دو نسبت است ، یکے بہ امام علی موسیٰ رضاؒ الیٰ آبائہ الکرامؒ - و دیگر بہ داؤد طائیؒ وایشاں را بہ حبیب عجمیؒ وایشاں را بہ شیخ حسن بصریؒ وایشاں را بہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ - و امام علی موسیٰ رضاؒ را انتساب بہ پدرِ خود است امام موسیٰ کاظمؒ وایشاں را بہ پدر خود امام جعفر صادقؒ وایشاں را دو نسبت است چناں کہ مذکور شد - واللہ اعلم -

امّا انتسابِ ایں کمینہ در طریقِ عشقیہ از دو جانب است ، یکے از جانبِ مخدومی سید عبداللہ البلخی و دیگرے از جنابِ شیخ محمد قلیؒ است وایشاں را انتساب بہ قہار شیخ و بابا شیخ است وایشاں را بہ محمد صادق شیخ جو ایشاں را بہ ابوالحسن شیخ وایشاں را بہ الیاس شیخ وایشاں را بہ محمد قلی شیخ وایشاں را بہ خدائے قلی شیخ وایشاں را بہ میرغیاث الدین شیخ وایشاں را بہ بایزید شیخ وایشاں را بہ شیخ قوام الدین بسطامیؒ و شیخ بہاء الدین مغربیؒ و ایں دو عزیز منسوب اند بہ حضرت سلطان العارفین شیخ ابویزید بسطامیؒ و نسبت شیخ بایزید بسطامیؒ الیٰ آخرہ مذکور شد -

امّا انتسابِ ایں فقیر و حقیر در طریقۂ قادریہ و چشتیہ بہ دو عزیز است - یکے بہ سید تاج الدین متیؒ و دیگر بہ سید عبداللہ مکیؒ و ایں دو عزیز را انتساب بہ شیخ علی منضرؒ (منعبر؟) است وایشاں را بہ شیخ محمد سجاویؒ وایشاں را بہ شیخ ظاہر بن زیانؒ وایشاں را بہ شیخ احمد بن موسیٰ بشیشیؒ وایشاں را بہ شیخ شہاب الدین زروقؒ وایشاں را بہ شیخ ابوالحسن علی بشیشیؒ بہ واسطۂ احمد بن موسیٰ مذکورہ شیخ ابوالحسن علیؒ را انتساب بہ والدِ خود است شیخ ابوحفص عمرانی علیؒ - وایشاں را بہ سید مجد الدین ابو محمد صالح الزواریؒ است وایشاں را بہ شیخ محمد مخلص طیبیؒ است و شیخ احمدؒ بن زندہ مرد (؟) و ایں دو را انتساب بہ شیخ شرف الدین ابن العادل است وایشاں را بہ شیخ عبداللہؒ بن شجاع الدینؒ الفاروقی است وایشاں را بہ شیخ جمال الدینؒ بن یوسف بن محمد بن نصیر معدمی است وایشاں را بہ شیخ عبداللہ محمدؒ بن ابراہیم عبدالواحد بن سرور المقدسی است وایشاں را بہ غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ است وایشاں را بہ شیخ ابی سعید المبارکؒ بن علی المخزومی است وایشاں را بہ شیخ ابی الحسن علیؒ بن محمد بن یوسف استرش الہکاری است وایشاں را بہ شیخ ابوالفرج

عبدالرحمنؒ بن عبداللہ الطرطوسی است و ایشاں را بہ شیخ عبدالواحدؒ بن عبدالعزیزؒ التیمی است وایشاں را بہ والد خود شیخ عبدالعزیزؒ است وایشاں را بہ شیخ ابی بکرؒ محمد راتشبلی است وایشاں را بہ شیخ ابی القاسم الجنیدؒ البغدادی سید الطائفہ است وایشاں را بہ سری سقطیؒ وایشاں را بہ شیخ معروف کرخیؒ بتفصیل الیٰ آخر مذکورشد - (تا این جا سلسلہ ہای حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ بہ دستخطِ خاصِ ایشاں یعنی مجددِ الفِ ثانی قدس سرہ تفصیل وار گرفتہ شد)

....

حاشیہ

(۱) حضرت ضیاء المشائخ کے بھائی صدر المشائخ کے انتقال پر راقم الحروف نے پانچ اشعار کا ایک قطعۂ تاریخ لکھا تھا جس کے ہر مصرع سے سنہ ۱۳۹۳ ھ کے اعداد بنتے ہیں۔کابل میں قلعۂ جواد کے بزرگوں کی قبروں میں ان کی بھی قبر ہے اور لوح پر وہ اشعار ہیں۔

....

حضرت صدر المشائخ فضل عثمان علیہ الرحمہ (مجددی کابلی)

" امن گاہ صدر المشائخ "

۳ ۹ ۳ ۱ ھ

شمس علماء امیر متقیان — رہبر دین ، نصرت عقبیٰ

۳ ۹ ۳ ۱ ھ — ۳ ۹ ۳ ۱ ھ

فضل عثمان قبلہ دارین — صدر و بدر مشائخ تقویٰ

۳ ۷ ۹ ۱ء — ۳ ۷ ۹ ۱ء

حاج و حافظ ، فقیہ نیک سگال — فاضل دودمان راہ صفا

۳ ۹ ۳ ۱ ھ — ۳ ۹ ۳ ۱ ھ

گشت صبح بروج و قطب مدار — عارف زندہ دل زفضل خدا

۳ ۹ ۳ ۱ ھ — ۳ ۷ ۹ ۱ء

آہ از واسطہ ، حقیقت رفت — ہم طریقت شود زقدر جدا

۳ ۹ ۳ ۱ ھ — ۳ ۹ ۳ ۱ ھ